مرزائیوں کی بین الاقوامی ریشہ دوانیاں

قادیانیت ملت مسلمہ کو پارہ پارہ کرنے والا فتنہ

جناب محمد اقبال کاشغری — راولپنڈی

جولائی ۷۵ء میں ہم نے نقش آغاز میں ملت مسلمہ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو درپیش قادیانیت کے خطرات کا مختصراً ذکر کیا تھا۔ الحق کے ایک مخلص قاری نے اس سے متاثر ہوکر غیر ممالک میں قادیانیت کی ریشہ دوانیوں پر اجمالاً روشنی ڈالی ہے جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ مرزائیت پوری دنیا میں ملت مسلمہ اور امت محمدی کے لئے کتنا خطرناک فتنہ بن چکی ہے۔ (سمیع الحق)

دارالسلام | یہ تنزانیہ کا دارالحکومت ہے، جہاں مرزائیوں نے اپنی پوری سرگرمی سے ایک مرکزی دفتر قائم کر رکھا ہے۔ جہاں بیٹھ کر یہ ارنگا اور ایسٹ افریقہ کے دوسرے قصبات و دیہات میں اپنے ارتداد کی تبلیغ کے جال پھیلاتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے چنگل میں پھنسانے کا کام پوری تگ و دو سے کرنے میں مصروف ہیں۔ یہاں مرزائی مشن کی طرف سے ایک سواحیلی اخبار باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ مرزائی رپورٹ ہے۔ کہ یہ اخبار وہاں کے لوگوں میں اس قدر مقبول ہے کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے پہلے ہی اس کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ بموجب مرزائی رپورٹ ۱۹۶۶ء میں ایسٹ افریقہ کی مشہور مسلم شخصیت الشیخ عبداللہ صالح فارسی کے بھائی مرزائی مشن سے اس قدر متاثر تھے کہ وہ روزانہ مرزائی مشن ہاؤس آتے تھے۔

موروگورو | موروگورو میں مرزائیوں نے اپنا ایک مشن ہاؤس تعمیر کر رکھا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں ایک مسجد بھی زیر تعمیر تھی جو غالباً مکمل ہو کر ارتداد کی تشہیر کا کام دے رہی ہے۔

کمپونی | کمپونی میں مسلمانوں کو داخل ارتداد کرنے کے لئے دورے کئے جارہے ہیں اور اب وہاں تبلیغی عمارت کی بنا ڈالی جارہی ہے۔

ٹبورامشن | ٹبورا میں ان کی تبلیغ کا طریق جداگانہ و دلفریبانہ ہے۔ یہ مرتدین وہاں کے ایک افریقی مرتد مبلغ معلم عبداللہ کلکی زیر قیادت سکولوں اور جیلوں میں جاجاکر فتنہ پھیلا رہے ہیں۔

موانزہ اور سنیانگا میں بھی ان کا طریق تبلیغ ٹبورا کی طرز کا پیرکار ہے۔ یعنی یہاں بھی یہ مدرسوں اور جیل خانوں میں جاجاکر مسیح کی آمد ثانی کے موضوعات پر لیکچر دیتے ہیں۔

سکنڈے نیویا | سکنڈے نیویا کے تینوں ممالک، ناروے، سویڈن اور ڈنمارک میں ان کے آنریری مبلغین مقرر ہیں۔ اور ان سب کا ہیڈ کوارٹر، مرتد اعظم سر ظفر اللہ خاں کا خاص مستقر کوپن ہیگن (ڈنمارک) ہے۔

کوپن ہیگن میں ارتداد کا اس قدر زور شور ہے کہ وہاں مرتد مستورات نے اپنے ذاتی چندہ سے ایک مسجد بنالی ہے۔ اس مسجد کا نام مسجد نصرت جہاں ہے۔ یہاں یہ کس بری طرح سے دوسرے مذاہب پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ڈنمارک میں چرچ سوسائٹی نے ایک اسلامی کمیشن مقرر کیا ہے جبکی ایک کمیٹی مرزائیت پر ریسرچ کر رہی ہے۔ اس کمیشن نے ایک کتاب بھی شائع کی ہے۔ جس کا نام "اسلام ڈنمارک میں" رکھا گیا ہے۔ (یہاں اسلام سے ان کی مراد مرزائیت ہے۔) ڈنمارک میں ایک مرزائی قرآنی ترجمہ بھی ڈینش زبان میں شائع کیا گیا ہے۔

سویڈش زبان میں ایک احمدیہ گزٹ اخبار بھی نکالا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک رسالہ بھی ایکٹو اسلام سکنڈے نیویا کی تینوں زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے۔ سکنڈے نیویا کے مشہور مقام گوٹے برگ میں ان کا کافی زور شور ہے۔ اور باقاعدہ جماعت مرتدین موجود ہے۔

مغربی جرمنی | فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ان مرتدین نے ۱۹۵۹ء میں جماعت کی بنا رکھی تھی اور اس کے ساتھ ہی اپنے آبا انگریز بہادر کی سنت پر چلتے ہوئے انہوں نے مسجد اور دفتر کی صورت پر اپنے اڈوں کی تعمیر بھی شروع کردی تھی جسکی دس سالہ تقریب ۱۹۶۹ء میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی۔ اس دس سالہ تقریب میں جن کو انہوں نے مدعو کیا۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

--- میئر فرانکفورٹ۔ حکومت کے تمام اعلیٰ افسران۔ سفارتی نمائندے۔ تمام اہم اداروں کے سربراہ۔ یونیورسٹی کے پروفیسر، سیاسی پارٹیوں کے راہنما اور دیگر تمام اہم مذہبی شخصیات......

اس دس سالہ تقریب کا روح رواں مرتد اعظم چوہدری ظفر اللہ خاں تھا۔ جس نے چھ مختلف تقاریب میں شرکت کی اور مرزائی مشن کی پوری پوری سرگرمی سے تبلیغ کی (یاد رہے ظفر اللہ خاں کی شخصیت غلام احمد کے ہر خلیفہ سے ادنیٰ تر سمجھی جاتی ہے۔) فرانکفورٹ کے ریڈیو نے ظفر اللہ خاں کے تمام تقریبی انٹرویو براڈ کاسٹ کئے۔

اسی دس سالہ تقریب کا آخری اجلاس ۱۸ اپریل کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں ہالینڈ، سپین، سویڈن اور برطانیہ کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی اور اس میں ڈاکٹر فاسٹ میئر فرانکفورٹ کے علاوہ بلدیہ کے دیگر تمام ذمہ دار افسران بھی شامل ہوئے۔

توجہ طلب امر ان دس سالہ تقریبوں میں تھا کہ تقریبات کی تمام کارروائی، ٹیلیویژن اور ریڈیو اسٹیشنوں کے علاوہ جمیع ملکی اخبارات نے بھی نشر کی۔

انڈونیشیا | بنڈونگ میں ان کا جماعتی تبلیغی دفتر موجود ہے، اور یہ اپنے جراثیم بانڈونگ کی انجنیئرنگ یونیورسٹی میں لیکچروں کے ذریعہ پھیلا رہے ہیں۔ وہاں کے پروفیسروں اور طلباء کو یہ لوگ مدعو کرتے ہیں۔ اور پھر اپنی میٹھی چال سے ارتداد کا زہر چھوڑتے ہیں۔

غانا | الوبی دور میں غانا کا مشنری انچارج ایک بڑا کایاں مرزائی مولوی عطا اللہ کلیم تھا جس نے سالٹ پانڈ کی مسجد پر قبضہ جما رکھا تھا، اور وہ ہمیشہ اس مسجد میں ہی مختلف جلسوں کے ذریعہ اپنی تکفیری تبلیغ کیا کرتا تھا۔ ان دنوں کیونٹی سنٹر اکوا پر بھی انہوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ یہ مرتد جلسوں کی صدارت کیلئے وہاں کے بھولے بھالے مسلمان افسران کے اسماء کا انتخاب کرکے انہیں اپنے جال میں پھنساتے اور پیسے بھی بٹورتے ہیں۔ تعجب خیز بات ہے کہ غانا کی ایک اہم مسلمان شخصیت الحاج یمہ کمشنر برائے سیکرٹریٹ تک ان کے جال میں پھنسے بغیر نہ رہ سکے۔ وہاں کا ایک اخبار ڈیلی گرافک بھی ان سے متاثر ہے۔

غانا میں پہلے ہی ان کا کافی اثر و رسوخ ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ اب وہاں یہ مزید اپنی عمارات بنا رہے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں ایک عظیم مسجد کا انہوں سنگ بنیاد رکھا تھا جو بیرونگ، اہل نوبیجن کے جماعتی مرکز کی مسجد کہلاتی ہے۔

سیرالیون | سیرالیون میں ان کا ایک بہت بڑا تبلیغی مرکز قائم ہے جس کے ماتحت کئی شاخیں ہیں۔ سیرالیون براہ راست ربوہ سے ہدایات وصول کرتا اور اپنی ماتحت شاخوں کو ارسال کرتا ہے۔ سیرالیون میں ایک احمدیہ سکنڈری سکول بھی قائم ہے جو بمقام بو (BO) واقع ہے۔

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں بھی ان کا خصوصی مشن کام کر رہا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ جتنے مبلغین بیرونی ممالک میں بھیجے جاتے ہیں انہیں پہلے ربوہ میں ایک خاص ٹریننگ دی جاتی ہے جب تک اعتقاد کے وہ تمام مراحل ان سے طے نہیں کروائے جاتے جن پر مبلغ کی پختگی کا انحصار کیا جاتا ہے۔ انہیں ربوہ سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ گیمبیا اور سیرالیون میں ان کے خصوصی نمائندے فروکش ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان مراکز کے ماتحت کئی شاخیں ہیں۔

جنوبی افریقہ | جنوبی افریقہ پر ان کا ایک بہت بڑا مشنری ادارہ قائم ہے جس کا نام بھی انہوں نے مشن ہاؤس رکھا ہوا ہے۔ جنوبی افریقہ سے ان کے دو اخبارات شائع ہوتے ہیں۔

العصر (انگریزی) یہ ایک سہ ماہی رسالہ ہے جو فری بیرو نجات میں لوگوں کے پتہ پر بھیجا جاتا ہے۔

البشریٰ۔ یہ بھی انگریزی اخبار ہے۔ ان دونوں پرچوں کے ذریعہ یہ اپنی تبلیغ کرتے ہیں اور طریق تبلیغ یہ ہے کہ یہ خود ان اخبارات میں، اعتراضات شائع کرتے ہیں۔ اور پھر خود ہی ان کے جوابات بھی۔ یہ ایک زہریلا طریق ہے جو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔

ایران، ترکی اور یوگوسلاویہ جیسے عظیم ممالک میں ہر ایرا غیرا نتھو خیرا کو مبلغ بنا کر یہ لوگ نہیں بھیجتے، ان ممالک میں ان کے صاحبزادگان خصوصی طور پر حکومتوں کے ہاں جا کر مہمان بنتے ہیں۔ اور مختلف سفارات کا دورہ کر کے اپنی مشنریوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ جن ممالک کا پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلق وعلاقہ ہے۔ وہاں یہ اپنی ٹانگ ضرور اڑاتے ہیں۔ ایران اور ترکی کے ممالک بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

گذشتہ دنوں میں جب پاکستان کیطرف سے انقرہ میں جنرل اختر ملک[1] مرزائی تعینات تھا تو اس کا بنگلہ مرزائی تبلیغ کا پر رونق اڈہ بنا ہوا تھا۔ خیر وہ تو پھر جلد ایک حادثہ کا شکار ہو کر خدائی تھم کی تعمیل میں راہی جہنم ہو گیا۔ مگر بقول مرزائیان ربوہ، وہ ترکی میں مرزائیت کے اثر و نفوذ کی ایسی داغ بیل ڈال گیا۔ کہ اس کا اکھاڑنا از بس محال امر ہے۔ انہوں نے ترکی زبان میں مرزائی ترجمہ قرآن جب مفت تقسیم کیا، تو یار لوگوں نے انقرہ کے شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً مولانا الیاس برنی کی کتاب قادیانی مذہب

---

[1] یہ وہی جنرل اختر ملک ہے جو حادثہ کا شکار ہونے کے بعد ربوہ میں مدفون ہے۔ یہ حادثہ ترکی میں اسے اس وقت پیش آیا، بقول بعض، جب وہ شراب کے نشہ میں موٹر چلا رہا تھا۔ موجودہ لفٹیننٹ جنرل عبداللہ علی کور کمانڈر ان کے بھائی ہیں۔ اور ان ہی کی طرح مرزائی بھی۔

آن کی آن میں پھیلا دی جس کا اثر یہ ہوا کہ جب مرزا مبارک احمد ترکی کے دورہ پر گیا تو اس کو منہ کی کھانا پڑی، چونکہ یہ لوگ بہت ڈھیٹ واقع ہوئے ہیں۔ تھپڑ کھا کر منہ آگے ہی آگے کرتے رہنے کی غلام احمدانہ اور بے غیرتانہ لکیر کے فقیر ہیں۔ اس لئے انہوں نے وہاں تاؤ کھا کر ارتداد کا بازار اور زیادہ گرم کیا۔ ترک بیچارے ان کی تکفیری چالوں کو کیا جانیں۔ اگر مسلمان مبلغ وہاں موجود نہ ہوتے تو نہ جانے آج ترکی میں اسلام کا کیا حشر ہوتا۔

الفرقہ میں انہوں نے ترکوں کے متعلق غلام احمد کی خودساختہ پیش گوئیوں کی خوب خوب تشہیر کی ہوئی ہے۔ ادھر اس چال کو اپنایا ہوا ہے، جس سے ترک سادہ ان کے چنگل میں پھنس سکے۔

مرزا مبارک جب ترکی کے دورہ پر گیا۔ تو چونکہ وہ حکومتی مہمان بنا پھرتا تھا، اسے وہاں کی حکومت نے وہ میوزیم بھی دکھایا۔ جہاں خلفائے ترکی نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے مقدس تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔ ان تبرکات میں وہ آپکا مکتوب شریف بھی موجود ہے جو آپ نے مقوقس کے نام تحریر فرمایا تھا۔ حضورؐ کا ایک دانت مبارک بھی اُسی جگہ ایک سونے کی ڈبیہ میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔

اب آپ خود خیال فرماویں کہ بیرون ملک یہ کیا کیا جسارتیں کرتے ہیں۔ اور ان کی ذمہ داری کس پر عاید ہوتی ہے۔ اور کہ یہ کب تک ایسا کرتے رہیں گے۔ کاش ہمارے ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے تصدق، حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمیت کا تحفظ کر دیا ہوتا۔ تو آج ہمیں یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

"ایک مسلمان مملکت کی طرف سے بیرونجات میں ان مبلّغین کی برآمد جنکی بنیاد ہی حضورؐ کی ختمیت دشمنی پر رکھی گئی ہو، انتہائی ذلت اور شرم کی بات ہے۔

کاش! ہماری مسلمان حکومت حضرت ختمیت پناہی کے پیغام کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے کے لئے مسلمان مبلّغوں کی ایک ایسی کھیپ تیار کرنے میں مصروف ہوتی۔ جو اسلام کے ساتھ ساتھ مملکت پاکستان کے نام کو بھی چار چاند لگاتی۔

جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان

پاکستان کے دینی وعربی مدارس کی تازہ ترین تفصیلات، دارالعلوموں کا انسائیکلو پیڈیا، درس نظامی، مدارس عربیہ کے طرز تعلیم نصاب ونظام کے سینکڑوں مختلف پہلوؤں پر نہایت تحقیقی اور معلوماتی کتاب حافظ نذیر احمد ایم اے کے جائزہ کا نیا ایڈیشن جو کئی سالہ محنت اور عرقریزی کے بعد تیار ہوا ہے۔ صفحات ۷۲۰ کاغذ اعلیٰ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۲۲/- روپے علاوہ محصول ڈاک۔

مسلم اکاڈمی — محمد نگر — علامہ اقبال روڈ — لاہور